www.KitaboSunnat.com

پروفیسر عبدالقیوم ایم اے

برصغیر پاک وہند میں

اشاعتِ حدیث

ہمارے حالات اور ہماری ضروریات کے پیش نظر علم حدیث کی نشر و اشاعت اور ترویج و خدمت کے تین اہم ذرائع ہیں :

- درس و تدریس
- تالیف و تصنیف، و ترجمہ اور
- طباعت و اشاعت

برصغیر پاک و ہند میں ان تینوں طریقوں پر ایک مدت سے کام ہو رہا ہے۔

حدیث و سنت کی شرعی، دینی، علمی، ثقافتی اور تاریخی اہمیت اہل علم اور اصحاب بصیرت کی نظروں سے اوجھل نہیں ہے۔ انہی وجوہ و اسباب کی بنا پر خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اپنی سنت اور حدیث کی اشاعت و ترویج بدرجۂ غایت محبوب و منظور تھی اور یہی وجہ تھی کہ آپ نے فرمایا تھا :

ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی، لن تضلوا ما تمسکتم بھما

(کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑ چلا ہوں، ایک اللہ کی کتاب اور دوسری اپنی سنت، جب تک تم ان دونوں سے وابستگی رکھو گے، گمراہ نہ ہونے پاؤ گے۔)

ایک موقع پر یوں ارشاد فرمایا :

نضر اللہ وجہ امرئٍ من سمع و وعاد بلغ (او کما قال)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی اللہ تعالیٰ اس شخص کے چہرے کو رونق و تابندگی عطا فرمائے جس نے میری حدیث سنی اور یاد رکھی، پھر دوسروں تک پہنچائی۔

یہاں بھی سماعت و روایتِ حدیث کے سلسلے کو قائم کرنے اور جاری رکھنے والوں کے لیے دعا فرمائی ہے۔

اس ضمن میں حزم و احتیاط کی تلقین فرماتے ہوئے مفتری اور کذاب کے عواقب سے خبردار کر دیا اور بتا دیا کہ روایتِ حدیث میں کذب بیانی اور افترا کی سزا دوزخ ہے۔

اسی پاک مقصد کے پیشِ نظر کئی صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو قلمبند کرکے محفوظ کر لیا کرتے تھے۔ اسی نظریے کو سامنے رکھتے ہوئے صحابۂ کرامؓ کے بعد تابعین، تبع تابعین اور پھر بعد میں آنے والے ہر دور میں اہلِ علم و فضل نے احادیث کو اپنے اپنے حسنِ انتخاب اور ذوقِ نظر کو ملحوظ رکھ کر کتبِ احادیث کی تالیف و تدوین کی۔

جب کسی علم و فن کی نشر و اشاعت کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ غیب سے اس کے سامان بھی مہیا کر دیتا ہے۔ مشیتِ الٰہی نے جب اس سرزمین کو خدمتِ حدیث اور اشاعتِ سنت کے لیے پسند فرمایا تو ابتدا سے اس کے لیے مناسب و موزوں انتظام بھی فرما دیا۔ عہدِ خلافتِ راشدہ میں مسلمانوں نے اپنے قدم اس برصغیر کی سرزمین میں رکھے۔ حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں مسلمانوں کا ایک فوجی دستہ بمبئی کے ساحلی علاقے تھانہ میں پہنچا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ایک وفد سندھ کے کوائف و حالات معلوم کرنے کے لیے یہاں آیا۔ بعد میں مسلمان برابر اس برصغیر میں آتے جاتے رہے۔ رجال کے تذکروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر و بیشتر قائدینِ لشکر، سپہ سالار اور ان کے کئی فوجی سپاہی رواۃِ حدیث میں شمار ہوئے ہیں۔ جب خلیفہ ولید بن عبدالملکؒ کے عہد میں محمد بن قاسمؒ نے بلادِ سندھ کی فتح کو ایک حد تک پایۂ تکمیل کو پہنچا دیا تو ان کے ہمراہ بہت سے اتباع التابعین اس برصغیر بالخصوص سندھ میں داخل ہوئے۔

بعد میں بہت سے اور حضرات بھی بعض سیاسی اور دینی وجوہ کی بنا پر اس ملک میں آ بسے اور اپنے ساتھ علم حدیث بھی سرزمینِ سندھ میں لائے۔

ان میں سے بعض نے تو حفظ و روایت میں شہرت پائی اور بعض نے تصنیف و تالیف میں نام پیدا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا۔ اس مقدس گروہ کے نامور بزرگوں میں :-

موسیٰ بن یعقوب، الثقفیؒ	یزید بن ابی کبشہؒ
المفضل بن المہلبؒ	ابو موسےٰ اسرائیل بن موسےٰ البصریؒ
عمرو بن مسلم الباھلیؒ	منصور بن حاتم نحویؒ
ابراہیم بن محمد دیبلیؒ	احمد بن عبد اللہ دیبلیؒ

ابو العباس احمد بن محمد المنصوریؒ

خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ آخر الذکر بزرگ منصورہ کے قاضی، متقدر عالم دین اور صاحبِ تالیف و تصنیف تھے اور بقول بعض تمسک بالحدیث اور عمل بالسنت کے باعث لوگ انہیں امام داؤد بن علی ظاہری کے مسلکِ فکر کے پیروکار تصور کرتے تھے۔

امتدادِ زمانہ سے حدیث کے چرچے کم ہو گئے۔ کتاب و سنت کے متبحر علماء شاذ شاذ نظر آنے لگے۔ حدیث و سنت کے طلبہ کی تعداد بہت قلیل ہو گئی۔ سلاطینِ غزنویہ اور شاہانِ غوریہ کے عہدِ حکومت میں دیگر علوم نے زیادہ رواج پا لیا۔ طلبِ حدیث کا ذوق کم سے کم تر ہوتا چلا گیا۔ ایک وقت ایسا آیا کہ لے دے کر صغانی کی مشارق الانوار علمائے حدیث کا سرمایۂ علم ٹھہری اور اگر کسی نے بڑی ہمت کی اور مصابیح السنہ اور مشکوٰۃ المصابیح تک رسائی حاصل کر لی تو اس نے سمجھا کہ محدث کا درجہ مل گیا ہے۔ اس اندازِ فکر اور طریقِ عمل سے علم حدیث سے وابستگی اور دل بستگی کم ہو گئی۔ کتبِ صحاح ایسے اہم مصادرِ حدیث سے واقفیت نہ رہی۔ پھر یہ دور بھی آیا کہ مشکوٰۃ پڑھنے والے بھی بطورِ تبرک پڑھتے، فہم و عمل کا جذبہ سرد پڑ گیا۔

جب علمائے کرام کی توجہ کتاب و سنت سے ہٹ کر دوسرے علوم کی طرف ہو گئی۔ تو کتبِ حدیث کی جگہ کتبِ فقہ نے لے لی۔ اور وہ بھی علمی اور اجتہادی انداز میں نہیں بلکہ تقلیدی اور تدریسی انداز میں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ اس برصغیر میں قرآن و حدیث کے بجائے کتبِ فتاویٰ پر اعتماد و انحصار ہونے لگا۔

بایں ہمہ سرزمینِ پنجاب میں شیخ بہاء الدین زکریا ملتانیؒ (م ۶۶۶ھ) اور ان کے جانشین شیخ جمال الدین محدثؒ اور شیخ رکن الدینؒ بن شیخ صدر الدینؒ ملتان میں اور سید جلال الدین بخاریؒ مخدوم جہانیاں ——

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(م ۷۸۵ھ) اُچ میں حدیث وسنت کی شمعیں جلائے نظر آتے ہیں۔ ان بزرگوں نے اپنے حلقوں میں درسِ حدیث کو جاری رکھ کر سنت نبوی اور درس وتدریسِ حدیث کو زندہ رکھنے کی بڑی کوشش کی۔ شیخ بہاؤالدین زکریاؒ نے تو مسنون دعاؤں کا ایک مجموعہ تالیف فرما کر ادعیۂ ماثورہ کو رواج دیا۔

ان مساعی کے باوجود علمِ حدیث سے سرد مہری اور بے توجہی کی عام حالت نویں صدی ہجری کے آخر تک رہی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حالات سازگار بنا دیے۔ کئی بزرگانِ دین حدیث وسنت کی شمعیں روشن کرنے کے لیے اس برصغیر میں تشریف لائے۔ لیکن انہوں نے احمد آباد کے علاقے کو اپنی مساعی کا مرکز بنایا۔

ان بزرگوں میں مندرجہ ذیل حضرات کے اسمائے گرامی خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں:۔

- شیخ عبدالمعطی بن حسن بن عبداللہ باکثیر المکیؒ (متوفی احمد آباد ۹۸۹ھ)
- شیخ احمد بن بدرالدین المصریؒ (متوفی احمد آباد ۹۹۲ھ)
- شیخ محمد بن احمد بن علی الفاکہی حنبلیؒ (متوفی احمد آباد ۹۹۲ھ)
- شیخ محمد بن محمد عبدالرحمٰن المالکی المصریؒ (متوفی احمد آباد ۹۱۹ھ)
- شیخ رفیع الدین چشتی شیرازیؒ (متوفی اکبر آباد ۹۵۴ھ)
- خواجہ میر کلاں ہرویؒ (متوفی اکبر آباد ۹۸۱ھ)

بعض علمائے کرام نے حرمین شریفین جا کر علم حدیث حاصل کیا۔ پھر وطن واپس آ کر اس مقدس علم کی نشر واشاعت اور تعلیم وتدریس میں سرگرم عمل رہے۔ مثلاً شیخ عبداللہ بن سعداللہ سندیؒ اور شیخ رحمۃ اللہ بن عبداللہ ابراہیم سندیؒ نے حجاز جا کر تحصیلِ علم حدیث کیا۔ واپسی پر درس وتدریس میں مشغول ہوئے اور گجرات کاٹھیاوار کے علاقے میں مدت العمر درسِ حدیث دینے کے بعد پھر حجاز کو ہجرت فرمائی

اسی طرح:۔

شیخ یعقوب بن حسن کشمیریؒ (متوفی ۱۰۰۳ھ)	شیخ جوہر کشمیریؒ (م ۱۰۲۶ھ)
شیخ عبداللہ بن شمس الدین سلطانپوریؒ	شیخ قطب الدین عباسی گجراتیؒ
شیخ محمد بن طاہر پٹنیؒ	اور سید عبدالاول بن علی بن علاء الحسینیؒ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بابرکت گروہ کے اکابرین میں شمار ہوتے ہیں

شیخ محمد بن طاہر پٹنی (م ۹۸۶ھ) بڑے بالغ نظر عالم اور فنونِ حدیث میں یگانۂ روزگار تھے۔ درس و تدریس اور تصنیف و تالیف کے سلسلے میں بیش بہا خدمات انجام دیں۔ غریب الحدیث میں "مجمع البحار"، اسماء الرجال میں "المغنی" اور موضوعات میں "تذکرہ" تصنیف فرمایا۔ ان کی ان تھک کوششوں سے علم حدیث کا پھر رواج ہوا اور علماء نے اس اہم مصدرِ شریعت کی جانب پھر سے توجہ فرمائی۔

شیخ علی متقی گجراتی (م ۹۷۵ھ) نے بھی قابلِ قدر اور لائقِ تحسین خدمات سرانجام دیں، لیکن ملک کے سیاسی حالات کے پیشِ نظر وہ حجاز میں جا بیٹھے اور وہیں خدمتِ حدیث میں مصروف رہے۔ آپ کی یادگار تالیف کنز العمال ہے۔

اسی طرح شیخ عبدالاول بن علی بن علاؤ الدین الحسینی (م ۹۶۸ھ) نے اپنے دادا شیخ علاؤ الدین ایسے فضیلت مآب محدث سے علم حدیث پڑھا اور پھر درس و تدریس کے ذریعے اس بابرکت علم کو رواج دیا۔ فیض الباری شرح صحیح البخاری اپنی یادگار چھوڑی۔ ان کے نامور تلامذہ میں شیخ طاہر بن یوسف سندی (م ۱۰۰۴ھ) خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں جنہوں نے برہان پور میں مدت العمر درسِ حدیث دیا اور علماء کی کثیر تعداد نے ان سے استفادہ کیا۔

پھر شیخ عبدالحق بن سیف الدین البخاری دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) کا دور شروع ہوا۔ دہلی میں مدت العمر درسِ حدیث دیا۔ تدریس کے علاوہ تصنیف و تالیف کے ذریعے نشر و اشاعتِ حدیث کے سلسلے میں بیش بہا خدمات انجام دیں۔

شیخ نور الحق (بن شیخ عبدالحق محدث دہلوی) متوفی ۱۰۷۳ھ، شیخ الاسلام شارح بخاری اور شیخ سلام اللہ صاحبِ المحلی و الکمالین نے بھی خدمات انجام دیں۔

شیخ احمد بن عبدالاحد سرہندی (مجدد الف ثانی) امام طریقہ مجددیہ، اور ان کے صاحبزادے محمد سعید شارحِ مشکوٰۃ کی خدمات بھی بڑی گراں قدر ہیں، بالخصوص ان کی اولاد میں فرخ شاہ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ :-

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"انہیں ستر ہزار احادیث متن، اسناد اور جرح وتعدیل کے ساتھ حفظ تھیں۔"

مجدد الف ثانیؒ کی اولاد میں سے سراج احمد سرہندیؒ ثم رامپوری نے جامع الترمذی کی شرح لکھی۔

اسی طرح شیخ محمد اعظم بن سیف الدین معصومی سرہندیؒ نے صحیح بخاری کی شرح تلبند کی۔

اس برصغیر میں اشاعتِ حدیث کے سربراہوں میں شیخ محمد افضل سیالکوٹیؒ بھی ہیں جو شیخ عبدالاحد بن محمد سعید سرہندیؒ کے جلیل القدر رفقاء اور تلامذہ میں سے تھے۔ ان سے حدیث پڑھنے کے بعد حجاز جا کر شیخ سالم بن عبداللہ البصری المکیؒ سے تحصیلِ حدیث کی، وطن واپس آکر دہلی میں اقامت اختیار کی اور تدریسِ حدیث کے لیے زندگی وقف کر دی۔

شیخ صفۃ اللہ رضوی خیر آبادیؒ نے حجاز پہنچ کر شیخ محمد بن ابراہیم الکردی المدنیؒ سے علم حدیث حاصل کیا اور وطن واپس آکر خیر آباد میں تدریسِ حدیث کے لیے اپنی زندگی وقف کر دی۔

شیخ محمد فاخر بن یحییٰ العباسی الہٰ آبادیؒ نے شیخ محمد حیات سندی مدنیؒ سے علمِ حدیث حاصل کیا اور اس مقدس علم کی نشر واشاعت کے لیے کمربستہ ہو کر مصروفِ عمل ہو گئے

شیخ خیرالدین سورتیؒ نے بھی شیخ محمد حیات سندیؒ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا اور تحصیلِ حدیث کے بعد اپنے شہر سورت میں برابر پچاس برس درسِ حدیث دیا۔ کثیر التعداد علماء نے فیض پایا۔

پھر طائفۂ اہلِ حدیث کے سرخیل اور برصغیر پاک وہند کے محدثین کے زعیم، حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ بن عبدالرحیم العمری دہلویؒ (متوفی ۱۱۷۶ھ) کا دور شروع ہوا۔ شاہ صاحبؒ موصوف نے حجاز پہنچ کر استاذ الاساتذہ اور شیخ الشیوخ ابو طاہر محمد بن ابراہیم الکردی المدنیؒ اور دیگر ائمۂ حدیث سے علم حدیث حاصل کیا۔ وطن واپس آکر دہلی میں مسندِ تدریس پر رونق افروز ہوئے اور علم حدیث کی نشر واشاعت شب وروز کوشاں رہے۔ درس وتدریس کے علاوہ تصنیف وتالیف کے ذریعے بھی خدمتِ حدیث بجا لائے۔ کتاب وسنت کے نور کو عام کر دیا۔ قرآن وسنت کی روشنی میں فقہی امور میں تطبیق پیدا کی اور آج کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرچے انہی کے دم قدم کا نتیجہ ہیں۔ شاہ صاحبؒ کی اولاد میں سے شاہ عبدالعزیزؒ، شاہ عبدالقادرؒ، شاہ رفیع الدینؒ اور ان کے پوتے شاہ اسماعیل شہیدؒ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے علمِ حدیث کے پرچم کو چار دانگ ملک میں لہرایا اور سربلند کیا۔

شاہ محمد اسحاقؒ بن محمد افضل العمریؒ سبط شاہ عبد العزیزؒ نے اپنے نانا شاہ عبد العزیزؒ سے علم حدیث حاصل کیا۔ درس و تدریس کے ذریعے خدمتِ حدیث کی اور کثیر التعداد علماء نے موصوف سے استفادہ کیا اپنے زمانے میں استاذِ شیوخِ حدیث کہلائے۔

شیخ عبد الحق بن فضل اللہ عثمانیؒ (متوفی ۱۲۷۶ھ) نے دہلی میں خاندانِ ولی اللہ کے علاوہ صنعاء یمن میں جاکر سندیؒ، بھکیؒ اور شوکانیؒ اور عبد اللہ بن اسماعیل الامیر سے علم حدیث حاصل کیا اور وطن واپس آکر درس و تدریس میں مشغول ہوئے۔

شیخ عبد الغنی بن ابی سعید دہلویؒ مہاجر مدینہ (متوفی ۱۲۹۶ھ) نے شیخ اسحاقؒ سے تحصیلِ علم کے بعد حجاز جاکر شیخ عابد سندیؒ اور دیگر علماءِ حدیث سے علمِ حدیث پڑھا اور واپسی پر تدریسِ حدیث کے لیے ہمہ تن مصروف ہو گئے۔ سننِ ابنِ ماجہ کی تعلیقات قلمبند کیں (تعلیقات علی سنن ابن ماجہ)

مفتی عبد القیوم بن عبد الحی صدیقی بڈھانویؒ (متوفی ۱۲۹۹ھ) نے شاہ محمد اسحاقؒ سے تحصیلِ حدیث کی اور تدریس کے ذریعے نشر و اشاعت میں مصروف رہے۔

مولانا احمد علی بن لطف اللہ سہارنپوریؒ (متوفی ۱۲۹۷ھ) نے شیخ وجیہ الدین سہارنپوریؒ اور شاہ اسحاقؒ سے علم حدیث پڑھا اور درس و تدریس میں مشغول رہے۔ کتبِ حدیث بالخصوص صحیح بخاری کی صحت کا اہتمام کیا اور بڑا مفید حاشیہ لکھا۔

قاری عبد الرحمٰن بن محمد انصاری پانی پتیؒ (م ۱۳۱۴ھ) نے شیخ اسحاقؒ موصوف سے اخذِ علم کیا، مدت العمر ان کی صحبت میں رہے۔ درس و تدریس کے ذریعے حدیث کی بڑی خدمت کی۔

سید عالم علی نگینویؒ (م ۱۲۹۵ھ) بھی شاہ اسحاقؒ کے شاگرد تھے۔ مراد آباد میں مدت العمر درسِ حدیث دیتے رہے۔

سید نذیر حسین دہلویؒ (م ۱۳۲۰ھ) حضرت میاں صاحبؒ ان سے عرب و عجم نے حدیث سیکھی اور اپنے عہد میں اقلیمِ حدیث کے تاجدار ٹھہرے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سید حسن شاہ رامپوریؒ (متوفی ۱۲۱۲ھ) نے سید عالم علیؒ سے تحصیلِ حدیث کی اور رامپور میں درسِ حدیث دیتے رہے۔ کثیر التعداد علماء نے استفادہ کیا۔

مولانا ولایت علی صادق پوریؒ (م ۱۲۶۹ھ) نے شاہ اسماعیل شہیدؒ سے پھر قاضی محمد بن علی شوکانیؒ سے تحصیلِ حدیث کی اور سنت کی اشاعت میں بڑی سرگرمی سے منہمک رہے۔ بے شمار علماء نے ان سے حدیث پڑھی۔

مولانا قاضی محمد بن عبد العزیز جعفریؒ مچھلی شہری (م ۱۳۲۰ھ) نے مولانا عبد الغنی بن ابی سعید دہلویؒ سے اور شیخ عبد الحق بن فضل اللہ عثمانیؒ اور دیگر ائمہ حدیث سے تحصیلِ علم کیا اور خلقِ کثیر نے ان سے استفادہ کیا۔

مولانا رشید احمد گنگوہیؒ (متوفی ۱۳۲۳ھ) شیخ عبد الغنیؒ مذکور سے اخذِ علم کے بعد تیس سال تک درس و تدریس میں مصروف رہے اور صحاح ستہ کو ایک سال میں ختم کراتے تھے۔ تدبر و اتقان اور ضبط و تحقیق میں ان کا درس بے نظیر ہوتا تھا۔

سید نواب صدیق الحسن خان حسینی بخاری قنوجی (م ۱۳۱۷ھ) نے تصنیف و تالیف کے ذریعے علمِ حدیث کو عام کر دیا۔ کتبِ حدیث کو نشر کرنے میں بے مثال خدمات انجام دیں۔ فتح الباری۔ نیل الاوطار اور بہت سی دیگر کتبِ حدیث شائع کیں۔ نواب صاحب مرحوم کے احسانات سے امت عہدہ برآ نہیں ہو سکتی۔

مولانا شمس الحق بن امیر علی ڈیانویؒ شاگرد حضرت میاں صاحبؒ نے عون المعبود شرح سنن ابی داؤد التعلیق المغنی علی سنن الدارقطنی اور دیگر کتب کے ذریعے اشاعتِ حدیث میں بڑا حصہ لیا۔

مولانا حافظ عبد المنان صاحب وزیر آبادیؒ (م ۱۳۳۴ھ) شاگرد حضرت میاں صاحبؒ، نے وزیر آباد میں مدت العمر درس حدیث دیا اور بے شمار علماء نے فیض پایا۔

مولانا سید امیر حسینؒ سہسوانی (م ۱۲۹۱ھ) حافظ عبد اللہ غازی پوریؒ (م ۱۳۳۷ھ) مولانا محمود الحسن دیوبندیؒ (م ۱۳۳۹ھ) مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ، مولانا عبد الرحمٰن مبارکپوریؒ علمبردارانِ سنت و حدیث کے نامور قافلہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ